محب رسول ﷺ...... متبع رسول ﷺ

تحریر:- ابو اسعد محمد صدیق

امام بخاریؒ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے:

قال رسول الله ﷺ ان الله تبارک و تعالٰی اذا احب عبدا نادی جبریل ان الله قد احب فلانا فاحبه فیحبه جبریل ثم ینادی جبریل فی السماء ان الله قد احب فلانا فاحبوه فیحبه اهل السماء و یوضع له القبول فی اہل الارض (بخاری مع فتح الباری ۱۳ / ۴۶۱)

حضور ﷺ نے فرمایا جب اللہ تعالٰی اپنے کسی بندے سے محبت کرنے لگتا ہے تو جبرائیل کو آواز دے کر فرماتا ہے کہ میں فلاں شخص سے محبت کرتا ہوں تو بھی اس سے محبت کر تو جبرائیل بھی اس سے محبت کرنے لگتا ہے پھر جبرائیل آسمان والوں میں اعلان کرتے ہیں کہ اللہ تبارک و تعالٰی فلاں بندے سے محبت کرتا ہے تم بھی اس سے محبت کرو' پس تمام آسمان والے اس سے محبت کرنے لگتے ہیں' اس کے بعد زمین والوں میں اسے مقبولیت عامہ بخشی جاتی ہے (تو زمین والے بھی سب اس محبوب خدا سے محبت کرنے لگتے ہیں)

قرآن کریم کی یہ آیت اس بات کی مزید تائید کرتی ہے کہ:

" ان الذین آمنوا و عملوا الصالحات سیجعل الرحمن له ودا (مریم : ۹۶)

یقیناً جو لوگ ایمان لے آئے ہیں اور عمل صالح کر رہے ہیں عنقریب رحمٰن ان کے لئے دلوں میں محبت پیدا کر دے گا۔

اس قرآنی آیت اور حدیث کے کامل مصداق سطح ارضی پر اگر کسی نے دیکھنا ہو تو خلیل الرحمن حضرت ابراہیم علیہ السلام کی جلیل القدر شخصیت کو دیکھے اور پھر انکی لوگوں کے دلوں میں قدر و قیمت کو دیکھے کہ خالق کائنات نے ساتھ

کیسا بھی تعلق رکھنے والے مکہ کے مشرک ہوں یا آسمانی مذاہب کے پیرو کار یہودی اور عیسائی یا امت محمدیہ کے مسلمان..... ان کی طرف اپنی نسبت پر فخر کا اظہار کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کو شاہد بنا کر اس کی عدالت میں دعویٰ دائر کرتے ہیں کہ ہمارا ابراہیم علیہ السلام کے ساتھ تعلق صحیح ہے اور ہماری ان کے ساتھ محبت سچی ہے۔

اب دیکھنا یہ ہے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے ساتھ محبت کے دعویٰ میں کون سچے ہیں اور کون جھوٹے .... تو اس سلسلے میں قرآن ہماری راہنمائی کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ

ما کان ابراہیم یہودیا و لا نصرانیا و لکن کان حنیفا مسلما و ما کان من المشرکین (آل عمران ۶۷)

حضرت ابراہیم علیہ السلام نہ تو یہودی تھے نہ عیسائی تھے بلکہ وہ تو یک طرف خالص مسلمان تھے، وہ مشرک بھی نہ تھے۔

عدالت الٰہی سے یہ فیصلہ سامنے آیا کہ یہودی، عیسائی، اور مکہ کے مشرک ابراہیم علیہ السلام کے ساتھ اپنی محبت کے دعویٰ میں سچے نہیں بلکہ جھوٹے ہیں اور ساتھ وجہ بھی بتا دی کہ انہوں نے عقیدہ توحید میں انکی اتباع نہیں کی بلکہ اس کے برعکس یہودیوں نے حضرت عزیر علیہ السلام کو اللہ کا بیٹا سمجھا اور عیسائیوں نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو ابن اللہ قرار دیا اور مکہ کے مشرکوں نے فرشتوں کو اللہ کی بیٹیاں قرار دیا۔جبکہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اللہ کی ذات و صفات میں کسی کو شریک اور حصہ دار نہیں سمجھا۔

اب یہ معلوم کرنا ہے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے ساتھ محبت کے دعویٰ میں کون سچے ہیں اس کی وضاحت قرآن یوں کرتا ہے:

ان اولی الناس بابراہیم للذین اتبعوہ و ھذا النبی و الذین امنوا واللہ ولی المومنین (آل عمران:۶۸)

ابراہیم علیہ السلام سے نسبت رکھنے کا سب سے زیادہ حق اگر کسی کو پہنچتا ہے تو ان لوگوں کو پہنچتا ہے جنہوں نے اس کی پیروی کی اور یہ نبی (ﷺ) اور اس کے ماننے والے اس نسبت کے زیادہ حقدار ہیں۔ اللہ صرف انہی کا حامی و ناصر ہے جو ایمان رکھتے ہوں۔

لیجئے قرآن حکیم نے صرف اسی پر اکتفا نہیں کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے ساتھ دعوی محبت میں سچا کون ہے بلکہ ایک بہترین اصول بھی پیش کر دیا کہ سچا محب وہ ہوتا ہے جو اپنے محبوب کا متبع ہوتا ہے اور ساتھ ہی عطف الخاص علی العام کے طرز اسلوب پر وضاحت بھی فرما دی کہ امت محمدیہ اور ان کے محبوب پیغمبر حضرت محمد ﷺ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے ساتھ سچی محبت اور صحیح تعلق رکھنے والے ہیں۔ اسی لئے معراج کی رات جب ہمارے پیغمبر ﷺ کی ملاقات ابراہیم علیہ السلام کے ساتھ ہوئی تو انہوں نے فرمایا:

اقرئ امتک منی السلام

کہ میری طرف سے اپنی امت کو سلام کہنا (ترمذی)

مسلمان ہی تو ہیں جو ان کے عقیدہ توحید کو اپنائے ہوئے ہیں اور قربانی جیسی عظیم سنت اور مناسک حج کو ان کی اتباع میں زندہ و تابندہ رکھنے کا عزم بالجزم کئے ہوئے ہیں۔

اس تمہید کو مدنظر رکھ کر آپ بڑی آسانی سے اپنے گردو پیش کی مختلف ہستیوں اور بستیوں کی طرف منسوب مسالک کی حقیقت اور ان کے ماننے والوں کی نبی معظم ﷺ کے ساتھ محبت و عقیدت کے دعووں کی صداقت کا پتہ لگا سکتے ہیں۔

یاد رکھئے! ہمارا عقیدہ یہ ہے کہ جس مسلمان کا دل محبت رسول ﷺ سے خالی ہے وہ ایمان سے محروم ہے۔ اسی لئے رحمت عالم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

لا یومن احدکم حتی اکون احب الیہ من والدہ و ولدہ و الناس اجمعین (متفق علیہ)

کوئی آدمی مومن نہیں ہو سکتا جب تک اس کے دل میں میری محبت ماں' باپ' اولاد اور تمام لوگوں سے زیادہ نہ ہو۔

ہمارے موقف کی مزید تائید اس واقعہ سے بھی ہوتی ہے کہ جس کو امام بخاریؒ نے عبداللہ بن ہشام رضی اللہ عنہ کی روایت سے نقل کیا ہے وہ کہتے ہیں ہم ایک دن آنحضرت کی خدمت میں تھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمرؓ کا ہاتھ اپنے دست اقدس میں لے رکھا تھا' حضرت عمر کہہ رہے تھے یا رسولؐ اللہ!

لانت احب الی من کل شی الا من نفسی

اے اللہ کے رسولؐ! یقیناً آپ کی ذات اقدس مجھے دنیا کی ہر چیز سے زیادہ پیاری ہے۔ مگر اپنی جان سے نہیں۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

لا و الذی نفسی بیدہ حتی اکون احب الیک من نفسک

نہیں اتنا کافی نہیں۔ اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے ایمان کا معاملہ پورا ہونے والا نہیں جب تک کہ میں تجھے خود تیرے نفس سے زیادہ محبوب نہ ہو جاؤں۔

جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے یہ سنا تو انشراح صدر ہو گیا' فوراً پکار اٹھے:

فانہ الآن و اللہ لانت احب الی من نفسی

ہاں ہاں! خدا کی قسم! اب آپ مجھے اپنی جان سے بھی زیادہ محبوب ہو گئے ہیں۔

تب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

الآن یا عمر (۱۱ ، ۵۲۳)

اے عمرؓ! اب ایمان کا معاملہ مکمل ہوا ہے۔

اس واقعہ سے معلوم ہوا کہ اس کائنات میں بسنے والے انسانوں میں سے مسلمان کے لئے اگر کوئی شخصیت سب سے زیادہ محبوب ہو سکتی ہے تو وہ صرف اور صرف رب العالمین کے آخری پیغمبر خاتم النبین و المرسلین رحمۃ العالمین ﷺ کی ذات اقدس ہے۔ جن کے متعلق ہر مسلمان کا جذبہ ایمان اس طرز کا ہو کہ۔

نماز اچھی' روزہ اچھا' حج اچھا' زکوۃ اچھی
مگر میں باوجود اس کے مسلمان ہو نہیں سکتا
نہ جب تک کٹ مروں خواجہ بطحا کی حرمت پر
خدا شاہد ہے کامل میرا ایمان ہو نہیں سکتا

ہاں! ہم نے تو یہ پتہ لگانا ہے کہ کون سچا محب رسول ﷺ ہے کہ جس کی محبت اس کے لئے جنت میں داخلہ کا سبب بنے اور جہنم سے نجات کا ذریعہ بنے۔ تو اس سلسلے میں مندرجہ بالا قرآنی اصول پیش نظر رہے اور مندرجہ ذیل فرمان نبوی پر بھی غور کیجئے تو معلوم ہوگا کہ سچا محب رسول وہ ہے جو متبع رسول ہے۔ اسی لئے نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

لا یومن احدکم حتی یکون ہواہ تبعا لما جئت بہ " (شرح السنة مشکوۃ باب الاعتصام)

تم میں سے کوئی شخص مومن نہیں ہو سکتا جب تک کہ اس کی خواہش نفس اس (تعلیم) کے تابع نہ ہو جائے جس کو میں لایا ہوں۔"

مزید وضاحت مندرجہ ذیل حدیث سے بھی ہوتی ہے:

من احب سنتی فقد احبنی و من احبنی کان معی فی الجنة (ترمذی' مشکوۃ باب الاعتصام فصل ثانی)

جس شخص نے میری سنت کو محبوب جانا اس نے مجھ سے محبت کی اور جس نے مجھ سے محبت کی وہ جنت میں میرے ساتھ ہوگا۔

معلوم ہوا کہ اتباع کے بغیر محبت رسول ﷺ کا دعوی بارگاہ الٰہی میں کچھ حیثیت نہیں رکھتا۔

اس سلسلے میں ایک واقعہ پیش خدمت ہے جس کو حضرت صفوان بن عسال ؓ نے بیان کیا کہ ایک یہودی نے اپنے ساتھی سے کہا چلو ہم اس نبیؐ کے ہاں جاتے ہیں' اس کے ساتھی نے اس نے کہا تم اسے نبی نہ کہو' اس نے اگر تم سے (لفظ) سن لیا تو اس کی چار آنکھیں ہو جائیں گی (مقصود یہ کہ اسے خوشی حاصل ہوگی) چنانچہ وہ دونوں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں پہنچے انہوں نے (آپ کا امتحان لیتے ہوئے) آپ سے واضح دلائل دریافت کئے' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تم اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرو اور چوری نہ کرو اور نہ زنا کرو اور اس جان کو قتل نہ کرو جس کے قتل کو اللہ نے حرام قرار دیا ہے۔ البتہ حق کے ساتھ (یعنی حد' قصاص کے طور پر قتل کر سکتے ہو) اور تم کسی شخص جو مجرم نہ ہو حاکم کے پاس نہ لے جاؤ کہیں وہ اس کو موت کے گھاٹ نہ اتار دے اور نہ جادو کرو' نہ سود کھاؤ اور نہ کسی پاک باز عورت پر تہمت لگاؤ اور لڑائی کے وقت راہ فرار نہ اختیار کرو۔ اور اے یہودیو! تم خاص طور پر ہفتہ کے دن زیادتی نہ کرو۔ راوی بیان کرتے ہیں فقبلا یدیہ و رجلیہ ان دونوں نے آپ کے ہاتھوں اور پاؤں کو چومنا شروع کر دیا اور کہنے لگے نشہد انک نبی ہم گواہی دیتے ہیں کہ آپ نبی ہیں۔ آپ نے ان سے کہا: فما یمنعکم ان تتبعونی تو تمہارے لئے کیا رکاوٹ ہے کہ تم میری اتباع (پیروی) اختیار کر لو۔ ان دونوں نے جواب دیا کہ داؤد علیہ السلام نے اپنے پروردگار سے دعا کی تھی کہ اس کی اولاد میں ہمیشہ پیغمبر ہوتا رہے۔ اور ہمیں یہ بھی خطرہ ہے کہ اگر ہم نے آپ کی اطاعت کی تو یہودی ہمیں قتل کر دیں گے (ترمذی' نسائی' مشکوۃ باب الکبائر و علامات النفاق)

اس سے بڑھ کر نبی اکرم ﷺ کی تعریف اور نعت کیا ہو سکتی ہے کہ

وہ گواہی دے رہے ہیں کہ آپ اللہ کے نبی ہیں اور پھر دیکھیے کہ وہ اپنے انگوٹھے ہی نہیں بلکہ رسول اللہ ﷺ کے ہاتھ اور پاؤں چوم رہے ہیں۔ اس کے باوجود ان کی یہ ساری محبت اور نعت بے کار جاتی ہے کیونکہ وہ آپ کی اتباع کو اختیار نہیں کرتے۔

وضاحت

پہلی بات تو یہ ہے کہ داؤد علیہ السلام کی جانب سے ایسی دعا کی نسبت کذب بیانی ہے دوسری بات یہ ہے کہ ان یہودیوں نے جو آپ کے ہاتھ اور پاؤں چومے اس سے عام جواز ثابت کرنا ایسے ہی ہے جیسے یہ لوگ نبی اکرم ﷺ کی ولادت باسعادت کے موقع پر ابولہب کے لونڈی آزاد کر دینے سے عید میلاد ثابت کرتے ہیں۔

جو مسلمان زبان سے تو رحمت کائنات ﷺ کی تعریف میں بہت زیادہ نعت کہتا ہے مگر عملی لحاظ سے آپ کی تعلیمات کو اختیار نہیں کرتا بلکہ آپ کی نافرمانی کرتا ہے اس کے متعلق ایک عربی شاعر نے لکھا کہ

تعصی الرسول و انت تظهر حبه
هذا والله فی الزمان بدیع
لو کان حبک صادقا لاطعته
ان المحب لمن یحب مطیع

میں کہتا ہوں کہ کوئی کلمہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ پڑھنے والا مسلمان ایسا نہیں جو رحمت عالم ﷺ سے محبت اور عقیدت نہ رکھتا ہو اور آپ کو عظیم الشان نہ سمجھتا ہو' دیوبندی' بریلوی' شیعہ وغیرہ سب کو آنحضرت ﷺ سے محبت اور عقیدت ہے۔ اور آپ کو عظیم الشان مانتے ہیں۔ سب سے بڑا جھوٹ اور بہتان تو وہ باندھتا ہے جو منبر رسول ﷺ پر کھڑا ہو کر یہ کہتا ہے کہ فلاں جماعت کو نبی اکرم ﷺ کے ساتھ محبت اور عقید

نہیں ہے۔ اور وہ آپ کو بڑی شان والا نہیں مانتے۔

یاد رکھئے! آج کوئی بھی مسلمان محبت اور عظمت مصطفیٰ ﷺ کے لحاظ سے گستاخ نظر نہیں آئے گا ہاں اطاعت اور اتباع کے لحاظ سے جب آج انہیں مسلمانوں کو دیکھا جائے تو معاملہ بڑا ہی پریشان کن ہے۔

کسی نے ازروئے تقلید شخصی اپنا مطاع اور مقتدی امام ابوحنیفہ ؒ کو بنا لیا اور کسی نے ازروئے جہالت احمد رضا خان صاحب کو ان کی وصیت کے مطابق ان کی کتب سے ظاہر مذہب کے سپرد کر دیا اور ان کے ایجاد کردہ عقائد اور اعمال کو ہر فرض سے اہم فرض قرار دے لیا اور کسی نے فتنہ سبائیت کے زیر سایہ امامت میں عصمت کا دعوی کر کے (ما انا علیہ و اصحابی) والے صراط مستقیم کے مقابلے میں کوئی دوسرا راستہ اختیار کر لیا اور کسی نے و ما اتاکم الرسول فخذوہ و ما نھاکم عنہ فانتھوا سے چشم پوشی کر کے احادیث نبویہ سے انکار کا انداز اپنا لیا۔

باقی رہا صرف محبت اور عقیدت کا معاملہ' اس میں تو آپ کو مسلمانوں کے علاوہ بڑے بڑے دشمن اسلام بھی ہمارے پیغمبر اعظم ﷺ کی نعت اور عظمت بیان کرتے ہوئے نظر آئیں گے جب تک آپ نے نبوت کا دعوی نہیں کیا تھا' آپ کی قوم کے سب لوگ آپ کو "امین" اور "صادق" سمجھتے تھے اور نبوت کے دور میں بھی انکے اندر کوئی ایسا شخص نہ تھا جو شخصی حیثیت سے آپ کو جھوٹا قرار دینے کی جرات کر سکتا ہو' آپ کا سب سے بڑا دشمن ابوجہل تھا اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ اس نے خود نبی ﷺ سے گفتگو کرتے ہوئے کہا انا لا نکذب و لکن نکذب بما جئت بہ ہم آپ کو تو جھوٹا نہیں کہتے مگر جو کچھ آپ پیش کر رہے ہیں اسے جھوٹ قرار دیتے ہیں۔ (ابن کثیر ۳ ر ۲۴۳ طبع استنبول)

جنگ بدر کے موقع پر اخنس بن شریق نے علیحدگی میں ابوجہل سے پوچھا کہ

یہاں میرے اور تیرے سوا کوئی تیسرا موجود نہیں ہے' سچ بتاؤ محمد کو تم سچا سمجھتے ہو یا جھوٹا؟ اس نے جواب دیا و اللہ ان محمدا لصادق و ما کذب محمد قط اللہ کی قسم! محمد (ﷺ) ایک سچا آدمی ہے۔ عمر بھر کبھی جھوٹ نہیں بولا۔ مگر جب لواء (جھنڈا) اور سقایت (حاجیوں کو پانی پلانے کی اہم خدمت) اور حجابت (بیت اللہ کی دربانی اور کنجی) اور نبوت سب کچھ بنی قصی ہی کے حصہ میں آ جائے تو بتاؤ باقی سارے قریش کے پاس کیا رہ گیا؟ (ابن کثیر ۳ / ۲۴۷)

مدینہ طیبہ کے منافقوں کو دیکھو کہ وہ ہمارے نبی ﷺ کے متعلق نعت گوئی میں کس قدر رطب اللسان نظر آتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

اذا جاءک المنافقون قولوا نشهد انک لرسول الله والله یعلم انک لرسوله و الله یشهد ان المنافقین لکذبون (المنافقون)

جب منافق تمہارے حضور حاضر ہوتے ہیں تو کہتے ہیں کہ ہم گواہی دیتے ہیں کہ یقیناً آپ اللہ کے رسول ہیں اور اللہ جانتا ہے کہ تم اس کے رسول ہو اور اللہ گواہی دیتا ہے کہ منافق ضرور جھوٹے ہیں۔

اسی طرح جناب ابوطالب کو ہمارے پیغمبر ﷺ کے ساتھ کتنی محبت تھی کہ انہوں نے عربی اشعار میں آپ کی عظمت میں نعت گوئی کا حق ادا کر دیا۔ مگر سوچنے کی بات تو یہ ہے کہ اتباع اور اطاعت کے بغیر محبت و عقیدت اور نعت گوئی ان کے لئے فلاح اور نجات کا سبب بن سکی؟ ہرگز نہیں۔

افسوس ہے ایسے لوگوں پر جو صبح و شام ہمارے رسول ﷺ کی محبت اور عظمت میں غلو آمیز نعتیں اور اشعار تو پڑھتے رہتے ہیں لیکن جب عمل کی باری آتی ہے تو نماز ہو یا زکوۃ حج ہو یا روزہ اس میں محمدی طریقہ نہیں بلکہ حنفی طریقہ کی ہی پابندی کرتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ اپنے فضل و کرم سے ہمیں خاتم النبیین والمرسلین، شفیع الموحدین رحمۃ للعالمین ﷺ کی سچی محبت اور اتباع کی توفیق عطا فرمائے (آمین یا رب العالمین)

قائم کر دی اور آہستہ آہستہ عظیم اندلس مسلمانوں کے ہاتھوں سے چھن گیا اور سقوط غرناطہ کی شکل میں سیاہ باب تاریخ میں رقم ہوا۔

اب جبکہ دوبارہ اندلس کے مسلمانوں میں بیداری کی لہر آئی ہے۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ ان کی رہنمائی کی جائے۔ سنجیدہ مبلغ اور باعمل علماء اسلامی تعلیمات سے آگاہی کے لئے مہیا کئے جائیں۔ مساجد کے علاوہ مدارس اور اسلامی مراکز قائم کئے جائیں تاکہ مسلمانان سپین اپنی کھوئی ہوئی میراث تک باسانی رسائی حاصل کر سکیں۔

اس ضمن میں سعودی عرب کی کوششیں قابل قدر ہیں خاص کر خادم الحرمین الشریفین ملک فہد بن عبد العزیز وفقہ اللہ کی خصوصی توجہ سے دعوتی کام بہت تیزی سے ہو رہا ہے۔ علاوہ ازیں ریاض کے گورنر شہزادہ سلمان بن عبد العزیز حفظہ اللہ کی خصوصی دلچسپی نے سپین کے علاوہ یورپی ممالک میں اسلامی تحریک میں ایک نئی روح پھونک دی ہے۔

ہم سعودی حکومت ان کے فرمانروا شاہ فہد اور ان کے تمام رفقاء و معاونین کو زبردست خراج تحسین پیش کرتے ہیں اور ان کے شکرگزار ہیں اور دعاگو ہیں کہ اللہ تعالی سعودی حکومت کو ہر فتنہ سے سلامت رکھے اور ان حکمرانوں کی حفاظت فرمائے اور ان کی کوششوں کو شرف قبولیت سے نوازے اور ان کو اس کا اجر عظیم عطا فرمائے۔ آمین

بقیہ ۔ شراب نوشی

بجٹ خسارے میں جانے لگے گا اور ساری شان و شوکت اور مردانگی خاک میں مل جائے گی۔ (فقہ السنہ ۲ / ۳۷۳ ۔ ۳۷۴ ' الخمر و سائر المسکرات ص ۱۲۷ ' ۱۲۸)

علماء نفسیات

ماہرین نفسیات کا تجزیہ ہے کہ نفسیاتی طور پر نشہ کے عادی انسان پر ایسی تاثیر مرتب ہوتی ہے جو کہ اکثر اوقات ادارک حسی کے اضطراب ' شعور کے اضطراب ' تفکر کے اضطرات ' وجدان کے اضطراب ' احساس کلی و تکان اور جنون دیوانگی کی حد تک پہنچ جاتی ہے۔ (الخمر سائر المسکرات ص ۱۲۸)